سالانہ معہ محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ

ششماہی ... پیشگی ایک روپیہ بارہ آنہ

نمبر ۷	۲۵ فروری ۱۹۰۱ء	مطابق ۵ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۱۸ھ	بمبئی ۔ دوشنبہ	جلد ۶

مقدمۃ الجیش

طاعون اور گورے

یہاں کے دیسی لوگ خیال کرتے تھے کہ طاعون جو ہمیشہ دیسیوں ہی کی گردن دبوچتا رہتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب بہادر کی صورت سے اسکا دم نکلتا ہے جبھی تو ان کے پاس پھٹکتا ہی نہیں۔ طاعون تو کمبخت ایسا بھوت ہے کہ گورا۔ کالا۔ نیلا پیلا کسیکو کچھ نہیں سمجھتا کوئی اسکے ہتھے چڑھ جائے پھر دیکھو تماشا کس صفائی کے ساتھ اڑاتا ہے۔ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ گویا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ کیمپ ٹاؤن میں کچھ دن ہوئے ڈبسن کی خبر لیتا رہا جب ان کا صفایا ہو گیا تو پھر گریفتھ بہادر کی گردن دبوچنی شروع کر دی تین دن بعد گریفتھ چٹ پٹ ہو گئے کیا ہوا ڈاکٹر دیکھا معالجہ وہاں بھی کچھ کام نہ دیتا ہو گا

ٹرینی کیس

جیسے ہر ہفتہ طاعونی کیس لکھے جاتے ہیں ایسے ہی کچھ ہفتہ سے ہم ٹرینی کیس دیکھ رہے ہیں۔ پچھلے ہفتہ بھی نامعقول ڈچوں نے دو مقام پر ٹرینوں کو پٹری پر سے اوتار دیا۔ اس ہفتہ تین کیس ایسے ہی ہوئے۔ ایک تو مال گاڑی پٹری پر سے اتاری اور ایک پاسنجر گاڑی کو پٹری پر سے اوتار دیا اور کئی پاسنجروں کو بے رحمی سے قتل کر ڈالا اور ایک سامان رسد کی گاڑی کو پٹری پر سے اتار کے تمام سامان لوٹ لیا اور ٹرین کو جلا ڈالا سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈچوں کا زور روز بروز کیسے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ لارڈ کچنر خدا جانے کس تجویز میں ہیں۔ امدادی فوجیں جو گورنمنٹ نے بھیجی ہیں وہ شاید ابھی نہیں پہنچیں۔ یقین ہے کہ ان کے پہنچتے ہی ڈچ ٹھنڈے پڑ جاینگے۔ کیونکہ تازہ دم

چینی پھر اوٹھے

کہاں تو یہ سنا جاتا تھا کہ چینیوں میں اب دم نہیں یوروپینی فوج کی صورت دیکھتے ہی انکا دم نکل جاتا ہے اور کہاں اب یہ سنا جاتا ہے کہ اون میں پھر دم پیدا ہو چلا ہے۔ ایک مقام پر انہوں نے روسی فوج کی درگت بنائی۔ ہم کو تو بالکل بھروسا ہے اور اب انکا ارادہ ہے کہ دول متفقہ سے باضابطہ جنگ کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خفیہ خفیہ اپنا سامان درست کر لیا۔ دول متفقہ کا یہ حال ہے کہ انکی قوت مجموعی میں فرق آیا جاتا ہے۔ دول متفقہ کی فوجوں کا اعلی افسر جو جرمنی ہے نے فوج کی تیاری کا حکم دیا تا کہ چینیوں کی اچھی طرح گوشمالی کرے لیکن روس اور امریکا نے اسکی شرکت سے قطعی انکار کر دیا اور برٹش گورنمنٹ نے ابھی تک باضابطہ ہم کو اسکی کچھ خبر نہیں دی ہے اسلئے غالبا یہی شرکت

مردم شماری کی دُمین

مردم شماری کی نسبت یہ تو لوگون کو اچھی طرح
یقین ہو گیا ہے کہ جیسے ایک … صاحب کتاب …
والا ہوتا ہے ایسے ہی ایک بات سوال جواب …
والی ہر جگہ علی الحق ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے …
سوالات کے پرچے آٹھ دس روز پیشتر ہی تقسیم کرادئیے
تھے یہ بہت اچھا ہو گیا لوگون کا اطمینان بھی ہو گیا۔
انہون نے اس عرصہ مین اور سب سوالون کا جواب بھی
کافی … سوچ لئے ہین۔ بلکہ بعد … صبح کو ٹھیک
چار بجے سے … اور …
جواب ان کو ذہن … ہین کہ ایسا نہو امتحان کے وقت
… کا فرق پڑ جائے۔

مردم شماری کے … لوگ تعجب کرتے ہین۔ کہ یہ
دُمین کیسی۔ مردم شماری خانہ شماری کا حساب
رکھنا تو خیر بجا ہے لیکن عورت مرد کی تفصیل
عمر، نام اور پیشہ ان دونون کی کمائی۔ آخر اس
سے سرکار کو مطلب ہے۔ مطلب تو اور کچھ نہین۔ بس
یہی مطلب ہے کہ عورت مرد کی تعداد سے توالد و تناسل
کا اندازہ کیا جائے۔ اور انمین سے جو جنس کم ہو
اسکے پورا کرنے کی تدبیرین کیجائین۔ اور آمدنی کے
سوالات سے یہ مطلب ہے کہ اگر رعایا بھوکی ننگی ہے تو
اسکی بہبودی کی تجویزین کیجائین اور اگر خوشحال ہے
تو خیر، خانہ آباد دولت زیادہ۔ پولیٹیکل لحاظ سے جو کچھ
کام کی چیزین ہین …
ہماری رائے مین تو ابھی بہت سی دُمون کی کسر رہ گئی
تفصیل … مردم شماری کے بھی
… نہین … کا خانہ نہین
اور اگر کسی … مرد رہتا ہوا …
… عورت … خانہ مین لکھا جائیگا …
… ذاتون کا نام کس کھاتہ مین لکھا جائیگا

جتنا اوٹھہ سکا اوٹھا لیا

… شک نہین کہ ہماری بہادر فوجین ڈچ بوئرون کو
… شکست دیتی ہین اور انکا مال
و اسباب … اور انکو ننگا بھوکا کر دیتی ہین لیکن وہ
… ایسے ڈھیٹ ہین کہ بدلہ لینے کی تاک مین لگے
رہتے ہین۔ بقول شخصے سونار کی ایک لوہار کی۔
والی مثل پوری کر کے ہی چھوڑتے ہین۔ بعض …
شخص کی نسبت یہ تو سنا ہی … کہ وہ چلتے
بیل کی … ہین … لیکن وہ ایسے
شرارت کے سب ہین کہ چلتے انجن کی … ہین …
ہین۔ چنانچہ کئی واقعے ایسے سننے مین آئے کہ چلتی
ٹرین … اور … بڑی … اور تار
… حال مین جو خبر آئی وہ بڑی حسرت خیز
ہے۔ … فروری کو ڈچون نے … کے قریب
ایک پل برباد کر ڈالا۔ اور سامان …
… ٹرین آرہی تھی اوسکو بچا لیا اور باطمینان
… دونون ہاتھون سے اوسکا مال …
… نہ اوٹھا۔
جب اسکے اوٹھانے سے عاجز ہو گئے تو اونسے جتنا اوٹھ
سکا اوٹھا لیا۔ اگر وہ اسی مال کو چپکے سے لیکر چلے
جاتے تو خیر ہم یہی سمجھتے کہ بھوکے مسکینون کو تقسیم
کر دیا مگر وہ تو ایسے حرامزادے ہین کہ انہون نے
باقیماندہ غلہ کی وہی مثل کر دی …
مین … تمام مال و اسباب جو غالباً پندرہ بیس
ہزار روپے کا ہوگا … کے ذریعہ سے جلا ڈالا۔ ٹرین کو
بھی سلامت نہ چھوڑا …
ابھی … تیاری ہی ہو رہی ہے …
پہلے ہی …
… چلے جائیگا …
…

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

… ڈچون کا سامنا کرتے ہین …
ہین برباد ہوتے ہین اور … سمجھتے ہین کہ ہم برٹش
طاقت کا مقابلہ نہین کر سکتے۔ کیونکہ نہ کوئی معاون
ہے نہ مددگار۔ یہان تک کہ کوئی …
والا بھی نہین لیکن پھر بھی مقابلہ مین اڑے ہوئے
ہین۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ آفرین ان کی شجاعت
پر مرحبا ان کے استقلال پر۔ …
… بقول حضرت ذوق …
… نہین … اون کے دماغ مین
اب تک یہی خبط سمایا ہوا ہے کہ حق پر …
ہین خدا ہمارا ساتھی ہے وہ ضرور ہمکو کامیاب کریگا
خدا معلوم … نے اپنے افسرون کو کیا سبق پڑھا
دیا ہے کہ وہ … کسی وقت بھولتے ہی نہین۔ انکی
فوج اگر سر پر پاون رکھکے بھاگ بھی کھڑی ہوتی ہے
… قدم جمے ہوئے اور وہ فوج کو گھیر گھار کر ایسا
… دیتے ہین کہ … فوج بھی …
… لڑنے کو مستعد ہو جاتی ہے جنرل بوتھا کی
فوج نے پچھلے ہفتہ بالکل … چھوڑ دئیے تھے
کیونکہ اونکے پاس گولہ بارود … سامان …
… وہ وقت رات کے … پڑ گئے تھے …
اور … برٹش اتباع قبول کر لینی چاہئے …
… جنرل بوتھا بھی …
…
… سامان کی کمی …
… خدا کی حمایت اور اسکے فضل …
کا یقین …
…
…

ٹوپی اور تاروں ہی چھینک آ گئی

ہمارے شہنشاہ ہند خلد اللہ ملکہ کی عمر میں اونچی آرزو سے زیادہ برکت دے یون تو بڑے مستعد معلوم ہوتے ہین قرینہ سے بھی پایا جاتا ہے کہ اونکی اولوالعزمیان بہت کچھ کر دکھائینگی اور اونکے اقبال سے بہت سے تازہ ممالک فتح ہو کے سلطنت عظمی سے پیوست کر دئے جائینگے لیکن یہ خبر سنکر بہت بڑا اندیشہ ہوا کہ ٹوپی تاروں ہی چھینکین آنے لگین یعنے دو ایسے واقعے پیش آئے ہو گئی کہ جنکو شگون بد سمجھا جائے تو بیجا نہین - ایک تو یہ کہ خاص حضور شہنشاہ ایڈورڈ کا جنگی جہاز فوجی سامان لئے ہوئے بطور رنگک کے کیپ کالونی جا رہا تھا رستہ میں ایک لنگر سے ٹکرا کر بیندی کے بل بیٹھ گیا - تو مین اور آلات حرب بچا لئے گئے - خیر جی مطلب تو انہین سے تھا لیکن اس بچا لینے کی مفصل ترکیب جو نہین لکھی گئی اوسکی ذرا دل دہڑکتا ہے سمجھ مین نہین آتا کہ کیونکر بچا لئے گئے - کیا کوئی اور جہاز ڈوبنے والے جہاز کی دم سے بندھا تھا کہ ایڈورڈ کی جہاز ڈوبتے وقت دم کاٹ دی گئی اور اوسکا سامان دوسرے پر رکھ لیا گیا - یا جہازی ملاحون کے دست و بازو میں اسقدر قوت تھی کہ اونھون نے سب سامان کو اس زور سے پھینکا یا کر دو کنارے پر آ پڑا - خیر جی کچھ ہی کیا گیا ہمکو تو غرض اسکی سلامتی سے ہے سو وہ بچ ہی گیا مگر افسوس یہ نہ معلوم ہوا کہ بچانے والے کہان گئے -

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کانڈف علاقہ ویلز مین بھی طاعون جھنگیا - ویلز وہ علاقہ ہے جو حضور شہنشاہ ہند کے خطاب کیساتھ لگا ہوا تھا خاص اوس علاقہ مین طاعون گھس رہا - غضب ہو گیا - یہ واقعات ہمیر لکھر میں انکی نسبت ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ یقینی بد شگونیان ہین - ممکن ہے حضور شہنشاہ ایڈورڈ کا استقلال رعایا پرستی کرنے کیلئے اللہ میان نے یہ دہرکا لے اور عجب نہین جو اوس

لڑائی مین صلح کیسی

اب تو ہمین ذرا بھی شک نہین رہا کہ فوج نہایت ہی بر سر ہے مین اگر اوسکو مجسم جہالت کہا جائے تو بیجا نہین - اونکو پچھلے بچے کے گہرانے کی خبر ہی ہے کہ وہ یہی کہہ رہے ہین کہ یا تو ہم نہین یا برٹش حکومت نہین - وہ خود اسباب کو دیکھ رہے ہین کہ برٹش فوج اب بھی میدان جنگ مین کم از کم دون سے چار حصے زیادہ ہے اسکے علاوہ تازہ کمپ بھی انگلستان سے روانہ ہو گئی - اونکی فوج مین جتنے سپاہی موجود ہین اوتنی تو ہمارے ہان صرف افسرون کی تعداد ہے اور اونکو خود بھی معلوم ہے مگر افسوس کہ وہ ذرا بھی راہ راست پر نہین آتے - ہماری گورنمنٹ عالیہ چونکہ عالی حوصلہ ہے اور معدلت شعار رحمدل بھی ہے اسلئے اوسکو ڈچون کی تباہی پر رحم آ گیا اور اپنے خود ہی سوچا کہ کسیطرح وہ صلح پر آمادہ ہو جائین اور ہماری اتباع قبول کر لین تو اونکی جان بچ جائے اسلئے اپنے چند آدمی اس کام کیلئے چھوڑ دئے کہ ڈچ اونکو سمجھا بجھا کے صلح کی طرف رجوع کر دین - جنرل بوتھا نے جو یہ سنا تو اور بھی اونکا دماغ آسمان پر چڑھ گیا - اور اسنے ایک اعلان شایع کر دیا کہ ہمارے کیمپ مین کوئی شخص صلح کی درخواست لیکر نہ آئے مع عنیہ کہ صلح کی کوشش کے لئے ہماری حدود مین قدم بھی رکھین گے وہ بے تماشا گولی سے اوڑا دئے جائینگے - اب بتلائیے کہ گورنمنٹ اونپر رحم کرے تو کیسے کرے اگر وہ ذرا بھی ڈھیلے ہو کر سر جھکا دین تو یہ آپ دست شفقت پھیر دے - لیکن اون کی سرکشی کا دماغ تو آسمان پر پہنچا ہوا ہے - وہ تو یہ کہہ رہے ہین کہ جب جنگ ہی ٹھہر گئی تو پھر صلح کیسی ؟ ہماری گورنمنٹ کا کیا بگڑتا ہے یہ بکوز مین دو دن کر دیگی صرف ۱۰ ہزار فوج اور روانہ ہو گئے ہین - ہماری بہادر فوج ۰۰ ۵ ڈچون تمام

فوراً بھیج دیتی ہے

گورنمنٹ کی عالی حوصلگی دیکھو کہ لارڈ کچنر جس چیز کو طلب کرتے ہین گورنمنٹ بغیر چون و چرا کے فوراً بھیجدیتی ہے - مسٹر براڈرک نے اسکا اشارا اپنی اسپیچ مین بھی کیا گویا یہ بات الم نشرح کر دی کہ ہماری طرف سے ذرا بھی کوتاہی نہین - لارڈ کچنر ہی فتح مین دیر لگا رہے ہین - اگر اونکا یہ خیال ہے تو وہ سراسر غلطی پر ہین - دیر تو خود گورنمنٹ ہی نے کرا دی ورنہ اب تک کیا تھا وہ ہی فوج اور وہ ہی افسر جو وہان موجود ہین تیا یا پنچا کے اپنے گھر آ بیٹھتے - گورنمنٹ نے جو اور تازہ افسر اور فوج بھیجدی یہ غضب ہو گیا - اسنے تو یہ خیال کیا کہ جو افسر وہان تھک گئے ہین وہ اب ولایت آکر آرام حاصل کرین گے - مگر اس سے یہ خرابی واقع ہو جائیگی کہ اب جس افسر کا ذرا بھی دل گھبرائیگا وہ ہاتھ پاؤن چھوڑ کے بیٹھ رہیگا - اور لارڈ کچنر سے درخواست کر دیگا کہ ولایت سے اور کسیکو بلا لو - گورنمنٹ کے ہان کیا افسرون کی کمی ہے - لارڈ کچنر گورنمنٹ سے درخواست کرینگے گورنمنٹ فوراً سے پیشتر درخواست قبول کر لیگی اس عرصہ مین وہ افسر جنگ سے منہ پھیر چکا اور جائے وہ یہ سمجھین گے کہ اب گھر جانے کے دن قریب ہین - ایسا نہ ہو کہ اندھیرے اوجالے کوئی معذی فوج ہاتھ صاف کر جائے - پھر عیش و عشرت کے ارمان دل ہی مین رہ جائین -

گورنمنٹ اگر دوسرے افسر بھیجنے سے انکار کر دیتی تو بہت اچھا ہوتا کیونکہ پھر جنگ جنوبی افریقہ کے افسر یہ سمجھ لیتے کہ فتح تو ہم ہی کو کرنی ہو گی خواہ آج کرین یا ایک برس بعد کرین اسلئے بہتر ہے کہ جلدی سے کام تمام کر کے گھر کو چل دین -

حضور ملکہ معظمہ کی یادگار

وائسرائے بہادر نے یادگار کے متعلق جو تجویز کی ہے۔ وائسرائے کی تحریک اور بھلا خالی جائے۔ سب نے اپنے اپنے خزانے حاضر کر دئے۔ فہرست چندہ میں ملکوں کی رقمیں چڑھ گئیں۔ وائسرائے کی ہمدردی اور پرورش کا تو ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے بعض رئیسوں سے بڑی بڑی رقمیں لینے سے انکار کر دیا اور یہ بھی صاف کہہ دیا کہ تم اپنے دلمیں یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ تمہارے بڑی بڑی رقمیں دینے سے ہم کچھ خوش ہو جاوینگے اس سے رئیسوں کا جوش مر گیا۔ اور اب غالباً اوسط درجہ کی سخاوت سے کام لینگے۔ لیکن ہم تو وائسرائے بہادر کی تحریک ہی کے مخالف ہیں اونکو یہ مناسب تھا کہ خود والی ہندوستان ہیں۔ یہ کام رعایا کا ہے۔ سچی الفت اور وفاداری تو جب ہی سمجھی جاتی کہ اونکی تحریک کے بغیر لوگ چندہ جمع کرتے اور کوئی یادگار قائم کر دیتے وہ یادگار واقعی یادگار ہوتی۔ اور اب تو یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ ملکہ معظمہ کی یادگار نہیں ہوگی وائسرائے بہادر کی یادگار ہو جائیگی۔ عجب نہیں جو اسی خیال سے حضور نے مکانی یادگار کی تجویز کی ہے۔ اور وہ بھی کلکتہ میں۔ تعجب کی بات ہے کہ ولایت جیسا دور دراز ملک ہے اونکا ایک شخص اور یوں دور کر کہا جائے۔ اگر حضور وائسرائے کی یہی خوشی تھی کہ عظیم الشان مکان ہی بنے تو اسکے لئے دہلی کا مقام تجویز کیا ہوتا۔ حضور ملکہ معظمہ بھی تو دہلی کی وقعت کرتی تھیں انہوں نے جب قیصرہ ہند کا خطاب لینے کی تجویز کی تو اسکے لئے دہلی میں دربار کیا جسمیں تمام راجہ اور نواب بلائے گئے تھے۔ کلکتہ سے کیا نسبت۔ وائسرائے بہادر اگر واقعی یادگار چاہتے ہیں تو کوئی ایسی تجویز نکالیں کہ جس سے غریب رعایا کا بھلا ہو کروڑوں آدمی ملکہ معظمہ آنجہانی کیلئے دعا خیر مانگیں۔

ہماری نیک نیتی

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوسنے پنچ کو وہ عزت و قبولیت بخشی کہ اردو اخباروں میں سے غالباً آجتک کسی کو نہ ملی ہوگی پنچ کے ناظرین جو ہمارے مضامین کی دلسے قدر کرتے ہیں اور ہمکو واقعی جان نثار اسلام سمجھتے ہیں ہمارے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے اور ہم اونکی اس قدر کو لاکھ روپے سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے حاسد غالباً اسپر تعجب کرینگے کہ اپنے دلسے آپ ہی آپ آپکو معتبر بنا لیا۔ اور شکریہ ادا کر لیا۔ اون کی تسلی کے لئے ہم یہ بین دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس پر آشوب اور خطرناک زمانہ میں چندہ کے نام سے کوئی کسیکو پیسہ بھی نہیں دیتا کہ ہزاروں آدمی گھٹی ہوئی کھوپڑی اور لمبی لمبی تسبیحوں والے طاعون فنڈ کا کھا چکے ہیں اور دیسی اخباروں کیطرف سے لوگ جیسے بدظن ہیں اسکی تو کچھ پوچھو ہی نہیں یہ تو خدا کو معلوم کہ انکو لوگوں کو کیا صدمے پہنچ چکے ہیں مگر ہاں پیسہ اخبار کی نسبت تو ہمارے یہاں ایک ڈاکٹر صاحب کی زبانی بڑی بھاری شکایت کی تھی کہ مجروحان ٹرکی کے لئے جو روپیہ بھیجا انہیں تو الگ ہی اڑ گئے۔ رسید ۱۵ اہی کی دی اور پیسہ چندہ کا روپے ہی خدا جانے بھیجے یا نہیں بھیجے غرض ابھی یہ معاملہ تو ظاہر میں مشتبہ ہو گیا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے اگر اس اعتبار پر لوگوں نے دیسی اخباروں کو بے اعتبار سمجھ لیا ہو تو کوئی عجب نہیں۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ باوجود اس بے اعتباری کے ہمارے ناظرین نے ہماری طرف ذرا بھی بدگمانی نہ کی۔ چنانچہ جن رقموں کی رسیدیں ہم نے شائع کی ہیں سو اوسکے سوا ہمیں کسی نے آجتک یہ بھی نہ پوچھا کہ میاں تم نے یہ روپیہ ابتک کیوں نہیں بھیجا۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
محمد یعقوب صاحب	کلکتہ	۵	
مسلمانان جبونت نگر	اٹاوہ	۲	ایڈیٹر آزاد
حیات علی میاں صاحب	منی پور	۸	
عیدن میاں صاحب	″	۲	حیات علی میاں صاحب
قضیا ٹھاکر	″	۱	″
ایک صاحب	لکھنؤ	۵	
بابو بشور پتی چودھری صاحب ہیڈ کلرک	سیام	۱۰	صاحب بخش صاحب بیٹیکار
منشی تہور علی صاحب	″	۸	″

میزان ۱۲
رقم سابقہ ۱۹۹۷ ۱۵

میزان کل ۲۰۰۹ ۱۵

افسوس کہ اس ہفتہ کل ۱۲ روپئے ہی وصول ہوئے معلوم نہیں لوگوں کے دل کیوں سرد ہو گئے۔ باوجودیکہ ہر ہفتہ پہلی رقم اسلئے لکھ دیجاتی ہے کہ جنہوں نے ابتک چندہ نہیں دیا ہے وہ خود اسکی شرکت کو واجب سمجھیں۔ ۱۰-۲۰ ہزار کی رقم اگر چاہتی اسوقت لوگ بے پروائی کرتے تھے جب خبر کچھ معلوم تھا ابھی تو خدا خدا کر کے صرف ۲ ہزار روپیہ جمع ہوئے ہیں بعض چندہ دینے والوں کو غالباً یہ بھی خیال ہوگا کہ رقم بھیج کیوں نہیں دیجاتی ہم ابھی کی روانہ کر دیتے مگر لینے کی وجہ یہ بھی کہ ... عرصہ ... سے خبر اسکا

ترکی تیاریان

خداوند کریم حضور سلطان المعظم کے ارادے پورے کرے۔ اور سب مین کامیاب کرے۔ اونکی توجہ آجکل جنگی تیاریون کیطرف بیحد مبذول ہے۔ نئی قسم کی بندوقون کی طرف پہلے آپنے توجہ فرمائی وہ تو کافی طور پر بہم پہنچ گئین۔ کئی لاکھ رائفلین اعلی درجہ کی میگزین مین ڈنا ڈٹ بھری ہوئی ہین اب اعلیحضرت نے اون گولون کی تیاری کا حکم دیا ہے جو بہت جلد پھٹ کر دشمنون کی فوج کو ریزہ ریزہ کر ڈالین۔ پہلے تو اس قسم کے گولے جرمن سے منگائے جاتے تھے مگر اب گھر مین ہی تیار کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۹۰ توپون کی فرمایش کرپ کے کارخانے کو بھیجدی گئی۔ مگر چونکہ وہ یورپینی کارخانہ ہے اسلئے احتیاطاً چند ترکی افسر بھیجے گئے ہین تاکہ اون کے سامنے ہی توپین ڈھالی جائین۔ اسکے علاوہ یہ بھی افسرون کو ہدایت کردی گئی ہے کہ کارخانہ کی دیکھ بھال کرکے توپین ڈھالنے کی ترکیبین اوڑا لائین تاکہ آیندہ کے لیئے اپنی ہی سلطنت مین توپین ڈھالنے کا انتظام کرلیا جائے۔ حضور سلطان المعظم ابتو رات دن جنگی سامان اور سلطنت کی بہبودی کی فکرون مین رہتے ہین۔ انتظام سلطنت کی نسبت پہلے تو مخالفین واہی تباہی بکا کرتے تھے۔ مگر اب کسی کی زبان نہین کھل سکتی۔ بلکہ اکثر یورپین سیاحون نے قسطنطنیہ کی سیر کرکے اپنے ملکون مین تعریفین کین اور اخبارون اور رسالون مین بھی شایع کین۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی سلطنت سرزنش نہین کرتی۔ سبکو یقین ہوگیا کہ ترک خواب غفلت سے چونک اٹھے اور اب وہ اپنے حقوق لینے پر کمربستہ ہین اگر ذرا بھی کسی نے چھیڑا تو وہ آفت برپا کر دینگے

نئے سال کے نئے کرشمے

ایک ولایتی منجم نے جو نئے سال کی بابت پیشینگوئیان شایع کی ہین وہ سراسر رنج و ماتم سے بھری ہوئی ہین۔ اون کے خیال سے تو اس سال مین کوئی شخص شادمانی کی صورت بھی نہ دیکھیگا۔ اوسنے زیادہ تر یورپ اور بالخصوص انگلستان پر ہی ہاتھ صاف کیا ہے۔ ہر ہر سہ ماہی کی مجموعی خبرین دی ہین۔ ناظرین کی دلچسپی کیلئے ہم بھی اُن پیشین گوئیون کا ترجمہ کئے دیتے ہین:۔

سنہ ۱۹۰۷ء مین دنیا کی مخلوقات کو بہت بڑی بڑی صدمے اوٹھانے پڑینگے۔ کشت و خون کا بازار گرم رہیگا۔ کئی سلطنتون مین پنج بیخ ہو جائیگی اور اونمین ایسی گلخپ مچیگی کہ لاکھون بندگان خدا کا خون ندی نالون کی طرح بہیگا (۲) چاند گہن اور سورج گہن ہونے کے بعد مراکو۔ فرانس۔ روس۔ جزائر ایرل۔ ایران۔ پولینڈ۔ برازیل نیوزیلینڈ ہندوستان کی رعایا کو طرح طرح کی مصیبتون کا سامنا کرنا ہوگا۔ پولیٹکل پیچیدگیان بڑھجائینگی حاکم و محکوم مین دو دو بانی ہون گے۔ (۳) آغاز سال مین رود نیل کے آس پاس رہنے والے فرقون مین جھگڑے ہون گے (۴) آخر اپریل مین مصر کو بہت بڑا پولیٹکل عروج حاصل ہوگا (۵) پیرس مین جنگی جوش پیدا ہوگا (۶) انگلستان مین مذہبی فرقون اور پیشہ ورون کی جماعتون مین خلاف پیدا ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین گے۔ اور اپنی بہبودی و ترقی کی نسبت گورنمنٹ سے تحریری مطالبون کی درخواست کرین گے (۷) ہندوستان مین وبا بشدت سے پھیلیگی۔ گورنمنٹ اوس کی روک تھام کا جو انتظام کریگی اوس سے

رعایا بگڑ جائیگی

(۸) عموماً غربا طرح طرح کی مشکلون مین پھنسین گے (۹) چند بڑے مقامون مین فساد کا شعلہ بڑی تیزی کے ساتھ بھڑکیگا۔ پولیٹکل کشش پیدا ہوجائیگی اور اوسکا نتیجہ بہت خراب ہوگا۔ (۱۰) سیتلا مائی (چیچک) کا اس زور شور سے دورہ ہوگا کہ فیصدی ۲۵ آدمی مشکل سے بچین گے۔ رعایا مین اس مرض سے سخت گھبراہٹ پھیل جائیگی (۱۱) دوسری سہ ماہی مین برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان کی سلطنت مین بڑی بڑی دقتین پیش آئینگی۔ بعض واقعات ادھر کنوان اودھر کھائی کے مصداق ہونگے۔ رعایا مین جوش پیدا ہوگا۔ مجبوراً گورنمنٹ کو اپنی پالیسی مین ترمیم کرنی پڑیگی (۱۲) شمالی ہندوستان مین ایک تھیٹر جل اوٹھیگا اور اوس آتشزدگی سے اوس حصہ مین تشویش عام ہوجائیگی (۱۳) سخت بخار (انفلوانزا) بڑی شدت کے ساتھ پھیلیگا اور ایسا بگاڑ بھینیگا کہ لوگ طاعون کی تیز دستی کو بھول جائین گے (۱۴) آخر سہ ماہی مین کثرت اموات سے لوگ گھبرا اوٹھین گے۔ اور جان بچانے کی جگہ چوہے کے بل ڈھونڈتے پھرینگے (۱۵) آسٹریا۔ چین۔ جاپان۔ بورنیو۔ ماریشس (مورش) مین کامل گہن نظر آئیگا۔ زلزلے بھی اُن مقامات مین بکثرت آئین گے۔ کھیتیان برباد ہوجائین گی۔ اسکے علاوہ اور سخت مالی نقصان پہونچیگا (۱۶) ۲۳ جون کے بعد کیپ کالونی۔ برٹش مغربی افریقہ۔ ہالینڈ۔ سکاٹلینڈ۔ کنیڈا۔ چین مین پولیٹکل پیچیدگیان بڑھ جائین گی (۱۷) جنگ جنوبی افریقہ کی نسبت لوگ تو یہ سمجھتے ہین کہ وہ آجکل ہی مین ختم ہو جائیگی اور اصل یہ ہے کہ وہ بجائے ختم ہونے کے از سر نو جنگی ولولے اندر ہی اندر ہو کر [illegible] مین ایسی بہت پیدا ہوجائینگی

معرکہ آرائی
قصبہ انبہٹہ کے مجنونوں کی تازہ بیوقوفی

اس زمانہ میں یہ قصبہ قدیم سے بزرگوں کا مشہور ہے۔ مگر شاید ہی ہندوستان میں کوئی ناواقف اسکو یاد نہیں کرسکتا۔ وجہ یہ کہ ہمیشہ یہاں کے باشندے معزز عہدوں پر رہتے چلے آئے ہیں۔ اور مولویوں کی تو کان سمجھنا چاہئیے جنکو زیب فضیلت کی دستار بلکہ مدد باندھے ہوئے ہے۔ مگر درحقیقت جماعت سے کوئی خالی نہیں جس تازہ بیوقوفی کا میں تذکرہ کرتا ہوں وہ سب سے عجیب ہے جسکی نظیر غالباً نہ ملیگی۔ ملاحظہ ہو کہ بروز عید الفطر عیدگاہ میں نماز کے واسطے تمام مسلمانوں کا مجمع ہوا جس میں قصبہ کے جملہ حضرات موجود تھے ان میں سے قبل امروز کے بھی تشریف فرما تھے ذرا سی جماعت نے تھوڑی سی بات پر دو دلکھائے ہیں مگر اور دونوں نے دو امام علیحدہ علیحدہ کھڑے کرکے ایک ہی مسجد میں ایک وقت دو جماعت کھڑی کردیں جسکی نیت بندھ چکی۔ اور کے بعض کی دل لگی قابل دید تھی۔ آگے پیچھے دونوں اماموں نے جو تکبیریں کہنا شروع کیں تو بہت کم مقتدی ایسے ہوں گے جن کو تمیز رہی ہو کہ ہم کس امام کی اقتدا میں ہیں مسجد رہا۔ تکبیریں ہوا کردیں اس سے زیادہ گڑبڑ رکوع و سجود میں ہوئی۔ جہاں میں اور بھی عجیب دل لگی ہو رہی تھی مگر ہر ایک شخص اپنے امام کی آواز پہچانتا تھا اور دوسرا پاس کھڑا ہوا ناواقف تھا تو جب دوسرے امام کی بولی پر سلام کرنے لگا تو پہلا شخص اپنے حالت نماز میں روکتا تھا کہ یہ ہمارا امام نہیں ہے۔

یہ کیفیت تو علیحدہ رہی اب اماموں کی حالت ملاحظہ ہو نیت باندھ کر دونوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جو نماز پہلے ختم کرلے وہ اچھا ہے۔ اب کیا تھا یہ جلدی ہوئی کہ اللہ صمد اور بندہ نے "الحمد للہ ولا الضالین۔" اور قل ہو اللہ کفوا احد۔ غرضکہ جس امام نے بعد میں نماز شروع کی تھی وہ بازی لیگیا۔ اور جھٹ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہدیا۔ اب قل اعوذیوں کی بحث ہے ایک فریق کہتا ہے جسنے پہلے نماز شروع کی اوسکی نماز ہوئی۔ دوسرا فریق کہتا ہے جسنے پہلے ختم کی اوسکی ہوئی۔

افسوس ہے کہ ایسے ہی نفاق اور نفسانیت کی بدولت اسلام کی مٹی خراب ہو رہی ہے اور جب اسکے بانی معرکہ پائے جاتے ہیں جو دین کے پیشوا اور نائب رسول کہلاتے ہیں تو اسلام کی بربادی و تباہی لازمی نظر آتی ہے۔ اللہ ہی ہم پر رحم کرے ورنہ آثار بہت برے سب آ پہنچا۔

مراسلہ

ملنے آر

ہنسی کی ہنسی نہ ہو مثال فعل بنا
کسی نے جھوٹا خنجر مارا تو کیا مارا

ناظرین کے پیش نظر امام صاحب کا مرثیہ [illegible] ... تسلیم کے شایاں حضرت کی تربت پر بیٹھا ہوں۔ بجائے بس یوں کے حضور بیٹے کیوں ہیں؟ کہیں زوجہ کر دہانے تو مشکل ہے آپکو طلاق تو نہیں دیدی۔ جو خدا ہوا کو بھی آپ نے محرم لگا دیا۔ میاں ذرا آپکی جوتی سفید کو ذرہ کی تشبیہ تو دکھا دیجئے۔ خدا سلامت رکھے ہمارے بھلے مرنے والوں کو زندہ ہونا پڑتا۔ جنگ نازو قیامت تک لگا رہیگا۔ دنیا فانی ہے جاودانی نہیں ہے۔ میاں ہائے ہوئے زندگانی جبتک یہ جان سلامت باقی ہے خوشیوں میں رہو ورنہ ہندیوں میں گھن لگ جانیکا اندیشہ ہے۔ میاں یہ سچ کہتے ہو کہ جبتک جان میں جان ہے۔ غم جہاں است ... ورنہ سخت ... پیش مسلمانان بیاید۔ مگر کیا ہو کمبخت ہمدردی کا جوش کسیطرح بیٹھنے ہی نہیں دیتی۔ حضور ملکہ معظمہ کی بے وقت موت نے کلیجہ پانی کر دیا۔ ہائے ملکہ یہ تو کچھ معمولی موت نہیں ہے جو محض انا للہ وانا الیہ راجعون پانی الناز و السقر مع العبد والیہ پڑھ کر بیٹھ جائیے میاں یہ تمام پیاس کی موت ہے۔ اور ایسی بھی کیسی منصف مزاج۔ رحمدل۔ رعایا پرور۔ اور وہ بھی کہاں کی خاص الخاص ہمارے ہندوستان کی۔ لہذا ہندوستانی رسم و رواج کے مطابق برنج و غم کرنا چہلم تک کم ہو جاتا۔ مگر کیا کیا جائے جب اوس ملکہ کے عہد سلطنت کو یاد کرتا ہوں تو کلیجہ منہ میں آجاتا ہے۔ ہائے اوسکی مادرانہ محبت۔ ہائے اوسکی مادرانہ دلجوئی اوسکی مادرانہ کارروائی۔ ہائے اوسکی مادرانہ خیر اندیشی۔ ہائے اوسکی مادرانہ رعایا پروری۔ ہائے اوسکی مادرانہ خیرخواہی ہائے اوسکی مادرانہ بھلائی جو اوسنے اپنی ہندی رعایا کے ساتھ کی ہے یاد آتی ہے تو کلیجہ دھک سے رہجاتا ہے اور بجز رونے کے کچھ نہیں بن پڑتا۔ ہائے ہماری مادر مشفق تو نے ہمکو بیچارگی یتیم کر دیا۔ اور ہم سے تو یکایک جدا ہو گئی۔ ہائے ہائے جدائی بھی ایک دو روز کی نہیں افسوس قیامت تک کی۔ ہے ہے تو نے علیحدگی اختیار کی ہائے میری پیاری مرحومہ تیرے بعد اب ہمکو کون تسلی دیگا ہمنے خیال کیا تھا کہ ٹرانسوال کو تیری بہادر فوج اور بہادر فرزند بیچارگی فتح کرلیا ہے۔ وہ ایک ہمارے بیٹے کی جگہ فتح باقی ہے میں وہ بھی جانے کہاں ہیں۔ ہماری فتح کا نقارہ بجتا ہوگا ہمارا ہند ٹرانسوال کی ظلمتوں میں بھاری لیتا ہے برزوں کا بارہ بارہ جو بس کرتی تھی نہیں بجتے

تاہم وقت ان ہماری بہادر لوجون کے سامنے ہی - ہماری
بہادرون کی نام سے وہ کمبخت کوسوں ہوا ہو جاتے مین
اب اونہون نے ہماری بہادری کا لوہا مان لیا ہے - یہ سب
سُن سُن کر ہم بہی چارون خانہ چت پڑے پڑے
خوشی کے راگ الاپ رہے تہے اور خوب پڑے پڑے
بغلین بجا رہے تہے اور ان کمبختون کی قسمتون پر
خندہ لگاتے تہے - کہ نا اتفاقون کی بلائی تو دیکہو آزادی
حاصل کرنیکی خواہش سے ہمارے سامنے آگئی - اور
روٹہی ہوئی قسمت کی بلائی کرم کے پہین مقدر کی تحریر
سہاگ کی لکیر تقدیر کی بلائی کرکیا کیا جائے - ہمارے
بہادرون نے مار مار کے اچہور کردیا ساری آزادی
خاک مین مل گئی جب سے ہم خوش ہوتے تہے مگر فلک
کے ستمگرون کو کیا سمجہتے تہے - اس بڈہے نے خرانٹ
نے کب کسکے حال پر رحم کیا جو ہماری خوشی کو پسند کرتا
ادہر شادی مین غم حضور کوئین وکٹوریا ہم کو دکہلایا
ہائے ہائے اس غم نے ہمارے ہوئے ہوئے
کلیجہ کو سوکہا کر بنا دیا افسوس صد افسوس اگر ہم جانتے
کہ یہ کمبخت بہی ہمارا دشمن ہے تو ہم ہنسنے کے بعد
ہی رو دیا کرتے تاکہ ہمارے خوشی ایسی ثابت ہی نہ
مرزا فدوق مرحوم کا شعر ہے ہنسی کے بعد رونا ہے
مثال قلقل مینا - کسی نے تو کہا اے بیخبر یارا تو کیا
ملا - واقعی سچ ہے - نہ ہم اس قدر ہنستے نہ آج زار زار
رکر روتے ہنسی کے بعد ہی ہم کو شادی مرگ ہو جاتا مگر
قسمت کو یہی روز سیاہ دکہلانا منظور تہا لہذا اب ہمین
پہاڑ سی ایک بہرتے ہین ع آگے آگے دیکہئے ہوتا ہے
کیا - عجب نہین کہ رونے کے بعد ہنسی بہی کسی وقت
ہمین ہم کو نصیب ہو - کیونکہ عالیجناب فیضمآب کرم گستر
رعایا پرور ملکہ معظمہ کے فرزند دلبند حضور پرنس آف
ویلز کی تخت نشینی کی خوشی انشاء اللہ کے منزد ہوگی -
لہذا ایسی ہمگی کہ کبہی اسکے نمونہ نہ کسیکو نصیب
ہوئی ہمگی خبر خوشی سب ہمگی جب - خدا

معلوم بندہ درگاہ زمین پر رہین یا زمین ہمارے
اوپر ابہی تو ہم ملکہ معظمہ کا غم نوکر رہین - بعد کو دیکہا جا
گا - خدا جانے یہ غم خوشی سے مبدل ہوا یا ہم یونہی
یہ غم لئے زندہ درگور ہو جاوین - اور قیامت تک
اسی غم مین پڑے رہین کرہائے ہم کرہائے ہم نے
دل کہول کی غم کا اظہار بہی نہ کرلیا - اب دونون ہاتھ
اوٹہا کر خدا کی درگاہ مین نہایت عاجزی سے دعا
کرنا چاہئے کہ میرے سچے خدا تو میری پیاری کو جو
کوجس نے ہم کو ہر طرح حفظ و امان مین رکہا جس نے
ہم کو رات دن آرام دیا جس نے ہم کو ظالمون کے
ظلم اور شرارت سے بچایا جس نے ہم کو آزادی بخشا
جس نے ہماری وحشی ملک مین آزادی کا ہل چلوا
کے تہذیب کا بیج ڈلوادیا جس نے ہم کو معاش پیدا
کرنے کی تدبیر بتلائی جس نے ہمارے واسطے مڈل کالج
نارمل - انٹرنس - ایف اے - بی اے - ایم اے
وغیرہ وغیرہ کے اسکول الغرض تعلیم بنوائے جس نے
ہمارے واسطے عدالت قائم کی تاکہ انصاف کی رو
سے نیاؤ کیا جائے خدایا اسپے اپنی بہشت مین جگہ دیجو مرحومہ
کو اپنے فضل و کرم سے (باقی آئندہ)

ہی قسم

دنیا فانی است و زندگانی دو روزے
خرابی کہ در محراب ہ بینی آن را

لطیفہ

جان جاتی مین جانے والے منت تکلیف کیجہ شباب کیم
نیا سن .. نئی حکومت - تحریر .. چہارم .. آفتاب ہند

از الہ آباد

اچہا ہو دم جو سر انکل جائی کہین
جہٹ جاؤنگی مین جھگڑونسی لیل و نہار سے

نمبر آنکہون کی تارے سب ہمارے بمبئی پنچ بہادر خدا

ہم کو رہتی دنیا تک رہیگے - زمانے کی گردش ہو نہ دنیا
کی حبیب بہادر کچہ عجب رنگ دکہا رہی ہے بیان ہم کوا نپ
کہا و کہ ہوا سناؤن کہ ان دنون کس مصیبتون اور آہ و
بکا رنج و الم مین گرفتار رہے - جناب امیر کی قسم صبح کو
چٹنی کا لوٹا ہاتھ مین لئے ہوئے یورینہ کی کیاری مین
پانی ڈالنے کو جا رہی تہی کہ یکایک جناب قیصرہ ہند کی دنیا
سے سدہارنے کی خبر سُنی - اللہ جانتا ہے اوسکا
صدمہ کہ سنتے کے اوٹہ دوڑ ہوگئی - خاک پڑا
لوٹا تو بچگیا ایک بہی گدا نہ پڑا مگر بچہ گنہگار بندی پر
سیکڑون من گہڑے پڑگئے اور پانی پڑگیا سو علیحدہ -
کلیجہ بانسون اوچہلنے لگا ناک تل گئی - نئی خشک
باہوائی کیطرح آسمان کو چڑہ گئے وہ سے گیہون
رہ گئے منہ کا جبڑا بند ہوگیا - تن بدن کا ہوش نہ رہا
کپڑے تار تار ہوگئے زبان پہ ہائے ملکہ ہائے
ملکہ کی رٹ شروع ہوگئی یہ چیکار ہما کا سنکر اڑوس
پڑوس کی ہمسایان جمع ہوگئین لگا بچے ابا بابر سے
آ گئے گلاب کی چہاکر ٹہوسے اور آستے گلاب کے
چہی بلا آبدست پہ پڑا کر ہم پولس سے نکل آئین ارد
ہنیا سب پاس ڈوس کا سامجمع ہوگیا پانی کے
منہ پر چہینٹے دئے اسنتے کے ڈبیچے کی شکل کا پنڈول
سنگہایا - موئے موچی دروازہ سے عرق منگایا
ایک کم بختی مارا بد حواس بڈہا اسسٹنٹ سرجن بہی
آگیا غرض بنا بہی کی میری گئین نہین ذرا ہوش آیا
جان مین جان آگئی ہر ایک سے پیاری ملکہ کا حال
پوچہنے لگی مگر سب کوششین بیکار ہوگئین -
وہ مہربانی دنیا سے چل بسی ہائے اوس مرنے
والی کی کیا کیا نیکیان بیان کرون کلیجہ منہ کو - ہائے
یہ کیسا منحوس سنہ ۱۹۰۱ء آیا ہم مرگئے کو شروع ہوتے
ہی مرتی ہوتی کہ پیاری ملکہ کی جان پر ہاتھ صفا کر بیٹہا
اس کی جوانی پر بڑہین انجن کے وستکھے پر شک کرتے
اس کی صورت پہ ہم نے مبتی کی دورنگ شاب کا جلنا ہوا

بہو ہیں۔ ہائے اس گھڑی گئی کو عورت پر ہا نہ صفا کرتے ہوئے شرم و لاج بھی رنڈاپی چلی گر کر و گر کو بک ہی کو ے مرا ہوتا مُوا پرے سرے کا زر تھا ہے اللہ کر یہ جھلسگیا سمندر میں ڈوب مرے۔ یا حضرت مولا مشکل کُشا علی اس کو بجلی کے طاعون میں پکڑوا دیجئے یا حضرت امام حسین اس شہر عظیم آباد کے طاعونی ازدر ہی سے پہنچوا دیجئے۔ یا حضرت عباس علم بردار اور نہیں اور نہیں تو اس کو مردم شماری کا شمار کنندہ ہی بنوا دیجئے۔ چوک اور چاوڑی بازار کا حلقہ ہی دلوا دیجئے تاکہ پھرتے پھرتے گھوڑے کی ٹانگیں ٹوٹ جائیں موئے کو مونیا کا مرض ہو جائے۔ ہائے ہماری پیاری ملکہ معظمہ کو بھول کسطرح مرجھاؤں یا خدا کوئی نگہ دار کہدے کہ ملکہ معظمہ جی اوٹھیں۔ میں تو پھر تولا کے کلیجے بھروں ہائے کیا کیا پیاری مہارانی ملکہ کی رام کہانی بیان کروں۔ ہائے کیا پھرے پیاری پاک روح پرواز کر گئی ہائے کس ولایت میں ڈھونڈوں اری اللہ کس محل میں تلاش کروں

دم کو ہمارے سینہ میں اک دم نہیں قرار
یہ وہ غریب ہے کہ مسافر وطن نہیں ہے

دل میں اب بیان کی طاقت نہیں آنسو نکلے پڑتے ہیں۔ کلیجہ حلق تک آگیا بھوک اور پیاس کا دنیا کی اوٹھ تک پتہ نہیں۔ جیسے منہ میں اوڑ کر مکھی تک تو گئی نہیں آنکھوں کے سامنے اندھیری اری ہی ہاتھ پیروں پر لرزہ چڑھا ہوا ہر اگ سے لگے میرے کے سرموں میں خاک بھی اثر نہیں۔ کمبخت آنکھوں کی اندھیری دور ہی نہیں ہوتی رنج کے مارے زیادہ باتیں کرنے کی تاب نہیں ہے

یاران ہمنشین و رفیقان دوستدار
سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے
جب مُند گئی پھر آنکھ تو اے دوست بعد مرگ
پھٹکے ہے پاس کون کسی کے مزار کے

اب مُنہ لپیٹ کر سو رہوں گی اسطرح دل کا غبار آنسوؤں کی راہ نکالوں گی۔ لو رخصت ہوتی ہوں بندگی عرض ہے۔

راقمہ۔ کچھ نہ پوچھئے نام میرا
بس اوٹھا لیجئے پاندان اپنا

لعلم

س ۔ م ۔ ن ۔ ا ۔ ا ۔ نہٹور سے

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

حامی دین اسلام مولوی حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر اخبار پنج بہادر و آزاد پنج و روزانہ اخبار بمبئی زاد عنایتہ۔ تسلیم و تسلیم بالائے طاق۔ گوڈ مارننگ۔ سنائیے خیر تو نہیں۔ عرصہ سے آپکی مزاج معلیٰ کا حال معلوم نہیں ہوا۔ فرمائیے اچھی تو ہو اجی حضرت آجکل اہل اسلام کی نسبت چند صاحبوں کا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ گورنمنٹ کی ہمدرد نہیں ہیں مگر اہل اسلام کے دل کے اندر جو محبت اپنی پیاری گورنمنٹ کی ہے اوسکا اظہار ناممکن ہے اور اظہار کسطرح ہو کیونکہ اکثر مسلمان غریب اور مفلس ہیں اون کے پاس اتنا روپیہ نہیں اور کچھ سامان نہیں جو کسی موقعہ پر اپنی گورنمنٹ کی خدمت کریں مگر ہاں اب اس حادثہ جانکاہ یعنی انتقال اپنی مادر حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی موقعہ پر جو کچھ رنج و الم اہل شہر مظفر نگر کے مسلمانوں نے کیا اوسکو [illegible] پنج بہادر کرتا ہوں آپ نے اخبار گوہربار کے کسی کالم میں مضمون ہذا کو درج فرمائیں ممنون فرماوینگے تاکہ تمام اہل اسلام کو عبرت ہو۔

اول ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو بروز عید جو خبر علالت طبع حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی پہنچی تو منشی محمد مراد صاحب فاروقی متولی اوقاف مظفرنگر جو بنیابت قرہ بندین اور معزز و حلیم الطبع و حق گو و حامی دین محمدی و ہمدرد قوم ہیں۔ باواز بلند یہ فرمایا کہ سب مسلمان واسطے صحت حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے بارگاہ الٰہی میں دعائیں مانگیں یہ سنکر عیدگاہ میں جملہ مسلمان جو قریباً پانچ چھ ہزار تھے دعا کی اور سب کی خوشی مبدل بہ غم ہو گئی اور وہ عید گویا محرم معلوم ہونے لگی۔ مگر حکم جناب باری کسی سے رک نہیں سکتا ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو یہ واقعہ جانکاہ معلوم ہوا کہ ہماری مادر ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اس جہان فانی سے طرف دار البقا کی راہی ہوئیں یہ سنکر جو کچھ صدمہ اہل اسلام کو ہوا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ عموماً بازار میں کل دوکانیں بند کر دی گئیں اور شام تک بازار میں سناٹا رہا اوس کے بعد یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو بوقت شام اکثر اکابران اسلام نے جنمیں قاضی ضیاء الدین صاحب و مولوی علی احمد صاحب سوداگر و منشی حفیظ اللہ خان و مرزا لیاقت حسین صاحب کارندگان نواب صاحب کرنال بھی شریک تھے یہ تجویز کی کہ کل ۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو ہماری مادر مہربان حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دفن کیجاوینگی لہذا سب مسلمانوں کو چاہئے کہ بعد نماز صبح حضور ملکہ معظمہ کے واسطے دعاء مغفرت کریں اور طاقت خیرات بھی کریں چنانچہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو بعد نماز صبح شہر کی تمام مساجد میں دعاء مغفرت حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی گئی اور مسجدوں میں صبح دو بجے تک غلہ وغیرہ محتاجوں کو تقسیم ہوتا رہا اور منشی حفیظ اللہ خان و مرزا لیاقت حسین صاحبان کارندہ نواب صاحب کرنال نے مکان دارالریاست میں دو گاڑی غلہ مساکین کو تقسیم کیا۔ بعدہ دو بجے دن کے قاضی ضیاء الدین و منشی حفیظ اللہ خان صاحب وغیرہ بحضور کلکٹر صاحب بہادر حاضر ہوئے اور مسلمانوں کی دعاء و خیرات وغیرہ کا حال بیان کیا۔ صاحب

اس ہمدردی کا اہل اسلام سے خوش ہوئے - بعدہ شہر میں منادی کرائی گئی منادی کے ہوتے ہی جملہ مسلمانان شہر جوق جوق مع غلہ کے عیدگاہ میں جمع ہوئے اور کارندگان نوابصاحب کرنال نے ایک گاڑی غلہ کے عیدگاہ میں بہیجی چونکہ ۳ ہزار محتاج عیدگاہ میں جمع ہوگئے تہے اسلئے خیال کیا گیا کہ شاید غلہ موجودہ جو کارندگان نوابصاحب و عام مسلمانان نے جمع کیا ہے کافی نہ ہو اس واسطے ایک گاڑی غلہ کی کارندگان موصوف نے مکان سے اور منگائی مگر چونکہ پہلے اسقدر غلہ جمع ہو چکا تہا کہ ہر ایک محتاج کو کمبلی مل گیا اسواسطے دوسرے گاڑی بجنسہٖ واپس ہوئی جس کو کارندگان نواب صاحب نے شہر میں آکر محتاجوں کو تقسیم کیا اور عیدگاہ میں جملہ مسلمانوں نے نماز عصر ادا کی اور بعد نماز کے دعا بمغفرت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند بنہایت خلوص دل سے کیگئی پانچ بجے شام کو سب مسلمان شہر کو واپس ہوئے وقت واپسی ہر ایک مسلمان کے چہرہ سے آثار حزن و ملال نمایاں تہے - مگر رضی خدا میں کسیکا چارہ نہیں ہے - صبر کیا گیا - سائد بجائے راحتیں حضور قیصرہ ہند کو صبر عطا فرمائے اب دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جانشین شہزادہ ایڈورڈ ہفتم ہند کو جملہ رعایا کی سرپرستہ قائم رکہے اور ترقی اقبال روز افزون کرے۔

علی حسین مشتہر ایجنٹ گہوڑہ گاڑی مقام مظفر نگر۔

گلے میں طوق لعنت کا سواری کو گدھا ہوگا

اور سے رہے رسے مسٹر پنچ بہادر کدہر ہوگئے دو بیچارہ ہو جلدی آنا دیکہو کیا بڑھیا تحفہ ہے جس کو کبہی خواب میں نہ دیکہا ہو سارے یار جلدی آکر دیکہیں ماری ڈر جیسے گر اپڑتا ہوں - ایلو ایلو سر اپا چار تک کہل سکے گر پڑتا ہوں ذرا اور دونوں ہاتہوں سے تہام لینا - بادشت خیر تو ہے آج یہ کیا ہو کہ الٹا ہٹ سواریٔ بہلا صبح صبح نہ سلام نہ کورنشات آتے خفقیوں کی طرح او لیتے ناچنے لگے - اجی واہ وا بہلا سلام چہ کتی ست کربشیں پنچر بان بیاید - نابدولت تو گڈمارننگ جانتے ہیں جو ہماری پنچر جانے پڑہایا ہے سو ور - گڈمارننگ - گڈمارننگ گڈمارننگ ہائیں ہائیں خدا کی پناہ آج آپ کو ہوا کیا ہے کہیں لبی ڈاڑہی بڑی توندوالا تو نہیں سوار ہوگیا ہے جو بالکل مجنونوں کیطرح باتیں کر رہے ہو۔

واہ وا قربان آپ کی عقل شریفہ کے بہلا یہ باتیں اور خواب آئے توبہ توبہ - واللہ تمہیں ہمارے اسنیے کی قسم سچ کہنا دیکہو بڑھیا گندے انڈے لعنت کا پٹہا جسمیں نجات کے موتی سگتے ہیں قسم پر پنچر کی جس کو نہاد یا جاتے تو پورا خرس کا بچہ معلوم ہونے لگے۔

ارے کہاں بیٹ کی باتیں کرو تمہاری صورت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچہ اور ہی لڑادی ہیں اور جو بہوت اوت سوار ہو تو پہر او تارون بارہ لگے گا - اچہے لاحول ولا قوة آپ نے کہا مجہکو بالکل خفقی ہی سمجہ لیا ہے اور میری باتیں گدہے کی لاتیں جانتے ہیں - اری منہ لاتا ہیں نہیں تو یہ مولانا یہ ایک تحفہ ہے جو گرکر ٹڑے کی خوشی میں آپ کے نذر کرنے آیا ہوں پر کسی پنچری کا پٹہ کر دینا اور بکالا منہ کرکے گدہے پر سوار کر دینا اور پیچہے پیچہے اگر بی بی صاحبہ ہوں تو بجائے ڈہول کے ان کی کہوپڑی بجائی جائیں اور پہ شہر میں پہرائی جائیں ست

پنچریون کا چلن بگڑا اب نہ کو آسرا کیا ہی
ابہی سے گندگی منہ میں لگایا کیا ہے

پنچر الدواسے ہ انہی وامرشدا انہا جو کرتو ہاتہہ اوٹہا اوٹہا کر دامن پہیلا کر کوسنے میں حقیقت میں وہ پیر بابا لئن اسی قابل تہا کیونکہ انکی بدولت نہیں تہذیب کا خلیا پرورہ خراب اٹہ چلا ہے کر الہم احفظنا جب تک آپ زندہ رہے اسلام جیسے مقدس مذہب میں نکتہ چینیاں کرتے ہی رہے مگر اب آپ چلتے ہوئے اپنی یادگار میں اپنی ذریات کو چہوڑ گئے ہیں اب وہی رخنہ انداز ہیں مگر کیا کچہ بہی نہیں دونوں جہاں میں منہ کالا ہیہاں بہی سب کی جوتیں پڑتی ہیں اور وہاں تو بس ع

گلے میں طوق لعنت کا سواری کو گدہا ہوگا

واللہ جس نے کہا ہے بالکل درست اور خوب کہا ہے ..... ہاتہی اپنی ہی زنجیر سے صاف کرتا ہے اوسی میں پیر پنچر کی ذریات شامل ہے اور تو کچہ بن سکا نہیں کوئی تو اپنی حماقت دکہانے کیواسطے قرآن کے تفسیر لکہتا ہے کوئی اپنی نسوان کو باہر نکالتا ہے چنانچہ اب پہر کی لعنت ملاحان کا شوق چرایا ہے کہ ہم بہی اپنی عمدہ صاحبہ کو پاکٹ میں ڈالیں پہریں اور ہماری بی صاحبہ بہی ذرا اِدہر اُدہر سے اپنی آنکہیں سینکا کریں گی اور نہ بہر صحت میں کچہ فرق آئیگا نہ لڑکے تکلیف کر زرد ہونگے بلکہ بڑے بڑے پہلوان - اور نہ پہر جان لگانے میں صبح آئیگی نہ دوپہرسے گرنسے سے کلائی اورترنگی اور نہ بندوق کے خوف سے لرزہ چڑہیگا بلکہ شل یورپین لیڈیز کے ٹینس کہیلا کرنگی - ترپ و بندوق چلایا کرینگے کیوں ہم ایک نئے روشنی والے کے خیالات کا لب لباب یہ ناظرین کرتے ہیں جس نے واقعی بہت درست کہا ہے اور ایسا درست کر بس صدقے گئی آمان اور قربان گیا بابا۔

مغربی تعلیم پائے ہوئے گروہ جن کے دل و دماغ کو یورپ کی تہذیب اور شائستگی نے تسخیر کر لیا ہے وہ ان سب بے لبی اور بے التفاتی شدہ دیون کو کی

اور دختر کشی سے کم وحشیانہ اور ظالمانہ تصور نہیں کرتے یہانتک کہ شادی جیسی شاد کرنے والی چیز اونکو ایک مہیب اور خوفناک کالی بلا معلوم ہوتی ہے اور وہ دماغ جنمین مغربی تعلیم کی کرن پڑ چکی ہے پرانی طرز معاشرت کو قابل اصلاح خیال کرتے ہین اور سب سے پہلے جس مسئلہ پر اون کی نظر پڑتی ہے وہ یہی مسئلہ ازدواج ہے۔“

”ہمارے یہان کی شادیون کو یہ کہنا کہ ایک طرح کا چھٹی ٹھوا لنگ ہے بالکل صحیح ہے اسواسطے کہ زوجین کو شادی سے پہلے ایکدوسرے کی حالات خیالات اور اتحاد مزاج کی بالکل خبر نہیں ہوتی ہے وہ بدنصیب نوجوان جن کی عمر کا بڑا حصہ کالجون کی عالمانہ سوسائٹیون اور علمی جلسون مین گذرا ہو جنہون نے اپنے پروفیسرون استادون اور دوستون کی بی بیون کو اپنے شوہرون کو علمی مشاغل مین مدد دیتے ہوئے دیکھا ہو جبکہ وہ اپنے کو ایسی مختلف المزاج نیم وحشی عورت کے ساتھہ دائم الحبس پاتا ہے۔“

”شادی اسوقت تک باعث آبادی نہین ہو سکتی جب تک کہ بی بی کے منتخب کرنیکا اور شادی کے وقت کا مقرر کرنے میں کافی مداخلت کا موقع نہ دیا جائے“

آگے پھر جناب نے پردے کی دھجیان اڑائی ہین۔ اے پیارے ناظرین ذرا انصاف سے دیکھئے کہ یہ پیر نیچر کے اخلاق وعادات کا اثر ہے یا نہین شادی کا مزا اوسی وقت ہے کہ پہلے ہی سے دو ہارے دولہا رڈی ہو جس سوسائٹی مین جائیں بغل مین جورو صاحبہ بھی ہون تو پھر مزا ہے کاش اسکا انتظام اگر نیچرل کالج مین ہو جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر ۔۔۔ وارڈ کیطرح ایک نسوان وارڈ ہی بن جائے تو ہاہا ہیہو انگلیان گھی مین سر کڑاہی مین اون طالب علمون کو آئیندہ یہیں ثابت کرنے کرتے ابروئے خدا رہا

زاویہ منفرجہ ہو گئے ہین وہ اس آفت سے محروم رہینگے اور ایک اس سے یہ بھی فائدہ مقصود ہے کہ جسوقت نیچرل کالج سے اسٹوڈنٹ ہالی ڈگریان حاصل کر کے نکلا کرین تو انکو ومین سے ایک بی بی بھی مل جایا کرے جو ہر ایک علم مین گریجوئیٹ ہوا کرے اور پھر یہ شادی خوب ہی باعث خانہ آبادی ہوگی کیونکہ اپنی قابلیت کے موافق بیوی کے منتخب کرنیکا موقع ہاتھہ آجاویگا اور جسطرح سے اون کو انگلستان مین اپنی انگلش بہنون سے ملنے کا موقع ہوتا ہے یہان نیچرستانمین بھی اون کے دل کو خوش کرنے والیان ہونگی۔ اور پھر قوم کو ایسی ترقی ہوگی کہ بس نام سائین کا۔ کیونکہ اودہر میان کمائین اودہر بیوی۔

السلف

اے یارو یہ بے عزتی اور دین کا دھوکے
دین داری کا اور دین کا بس منہ کا چڑاؤ

بعلم

راست گفتار ۔ شوخ نگار ۔ آزاد ۔ از آمادہ ۔

اسلامی دنیا

ٹائمز آف انڈیا نے اُس خونریز لڑائی کے مفصل حالات شائع کی ہین جو کویت کے قریب ۲۳ دسمبر کو شیخ مبارک والی کویت اور ابن رشید کے درمیان ہوئی تھی۔ ابن رشید جو اپنے آپ کو شاہ عرب کہتا اور کہلاتا ہے ۸ ہزار آدمی کی جمعیت لیکر جن مین سے ایک ہزار بندوقون سے مسلح تھے کویت پر حملہ کرنے کو بڑھا۔ شیخ کویت کے پاس قریبًا ۱۰ ہزار سپاہی تھے سب کے سب سوار اور اکثر بندوقون سے مسلح۔ طرفین کی طاقت کا یہ اندازہ احتیاطًا کم از کم رکھا گیا ہے۔ ورنہ انکی جمعیت کے بارہ مین مختلف روایات ہین۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ شیخ بھی اپنی فوج لیکر ابن رشید کے مقابلہ کو نکلا۔ دونون فوجون کے درمیان ۲۳ کی شام کو غروب آفتاب کے وقت سے اگلی صبح تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ یہ جنگ ندیرسے مین ہو رہی تھی۔ اور ابن رشید نے اپنی زیادہ جمعیت پر بھروسہ کر کے بار بار حملہ کیا۔ مگر ہر دفعہ اوس کی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ اور آخر کار ابن رشید بھاگا اور شیخ مبارک کی فتح رہی اور بہت سامال غنیمت اوس کے ہاتھہ آیا۔

شاہ یونان کی ۶۵ وین سالگرہ ۲۲ دسمبر کو بڑی دہوم دہام سے جشن منائے گئے۔ اس تقریب پر جو مبارکبادی کے تار شاہ مذکور کو دیگر تاجرون کی جانب سے پہنچے۔ اون مین سب سے پہلا تار اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کی طرف سے تھا شاہ یونان نے اپنے وزیر صیغہ خارجہ کو ٹرکی کے ساتھہ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی خوشنودی مین ایک تمغہ طلائی عطا کیا۔ اور دربار کے موقع پر سفیر روم سے بھی بکمال لطف وکرم پیش آیا۔

جاسوسون کی رپورٹین

دریائے ٹکلپ پر ڈچون نے ایک مال گاڑی کو پٹری پر سے اوتار دیا جس ٹرین پر لارڈ کچنر سوار ہو کر ڈی آر سے پر تور یا واپس آرہے تہے ۔ اوسی کے پیچھے یہ مال گاڑی آرہی تہی ۔ لارڈ کچنر کے باڈی گارڈ کا ایک حصہ اس مال گاڑی کی امداد کے لئے بہیجا گیا جس نے ڈچ کو پکڑ لیا تہا ۔

اورنگون کے سرداروں کے خلاف جو مہم بہیجی گئی تہی اوس نے مقام افشاڈور پر جو جزیرہ والون کا ہیڈ کوارٹر ہے قبضہ کیا ۔ یہان کا سلطان بہی گرفتار کیا گیا ہے ۔

پریٹوریا سے لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل بوتہ اب تک شمال کی طرف بڑہ رہے ہین اور اب ہوپٹاؤن کے مغرب میں ہین ۔ اور غالباً جنوبی مغرب کا دورہ لگائین گے ہماری فوجین اوس کے جواب کے لئے تیار ہینا ۔

مقام ٹرانبوش پر ڈچون نے ایک ٹرین کو پٹری پر سے اوتار کر اوس پر قبضہ کیا اور پاسنجرون کو پٹری پر کہڑا کر کے قتل کیا ۔

لی ہنگ چنگ اور پرنس چنگ نے دول متفقہ کو چین کیطرف ایک نئی تجویز بہیجی ہے کہ متعلق جو تار چینی دربار کی طرف بہیجا تہا اوس کے جواب مین چینی دربار سے اطلاع آئی ہے کہ ہم دول متفقہ کے مطالبون کی تعمیل کرنے پر راضی ہین مگر چاہتے ہین کہ چند مسئلون کے متعلق تحقیقات کرین ۔ وزیر ایکین نے امید ظاہر کی ہے کہ زیادہ مین زیادہ چند ہفتہ تک نہایت سے تمام مطالبون کی تعمیل ہونی چاہئے ۔

ہز مجسٹی شاہ پرتگال کنگ ونسار کو لاٹ افنٹری کا کرنل مقرر ہوئے ۔

جنرل بوتہا کی فوج سے بہاگ کر ایک سپاہی برٹش فوج مین آیا اوسکا بیان ہے کہ جنرل موصوف نے اپنے سپاہیون سے کہدیا ہے کہ تم ہرگز اتہیاریں کو ترک نہ کرو ۔ سپاہیون نے جواب دیا کہ ہم زیادہ ٹہر نہین سکتے کیونکہ برٹش سپاہی ہمارے سر پر شہر پر قبضہ کر رہے ہین ۔ اور ہمارا گولہ بارود بہی قریب الختم ہے ۔ جنرل بوتہا نے جواب دیا کہ کل اسباب سامان بہم پہنچا دیگا ۔

جنرل فرنچ کیطرف سے بانچ روز سے کوئی تازہ خبر نہین آئی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈچون کی چہوٹی چہوٹی جماعتین جنرل فرنچ کی فوجی لائن کو قطع کر کے آگے بڑہتے مین کامیاب ہوئین ۔ مگر بڑی فوج جسمین ۴ ہزار سپاہی ہین اب تک وہین تنگ ہو گئے ہین اور جنرل فرنچ نے اونہین بُری طرح پہانس رکہا ہے ۔

جنرل سمتھ ڈورین نے امسٹرڈم پر قبضہ کیا بعد اوس جیرارٹ کو فلپٹاون مین جنگ جاری تہی ۔ اب ڈچ سرعت سے مغرب کیطرف لوٹ رہے ہین اور جنرل پلومر اپنی افواج نوآبادی کو ساتھ اون کے تعاقب مین ہین ۔ ورنیرز و مارکولیس مین افواہ ہے کہ جنرل فرنچ نے ایک بڑا دہاوا مارا ہے ۔

دریاے حال کے ڈچون نے مقام زند ٹرفیٹ پر دریائے آرنج کو عبور کیا ۔ اور ایک بستی فریزر مقام پر قبضہ کر لیا جس سے فلپٹاون کی بڑی حفاظت تہی ۔ ۲۰۰ سپاہ نوآبادی نے بدھ کے روز ۱۵۰۰ ڈچون سے مقابلہ کیا ۔ اور بڑی بہادری سے جمے رہے ۔ یہان تک کہ جنرل پلومر کی آسٹریلین فوج اون کی امداد کو پہنچ گئی اور ڈچ رفتہ رفتہ پسپا کر دئے گئے ۔

کیپ ٹاؤن مین ۲ گورے بیماری طاعون مین مبتلا ہوئے ہینا ۔

تمدن کے عجائب خانہ کے مہتمم نے دنیا کے تمام ملکوں سے مچھر اور انسان یا حیوان کو کاٹنے والی کھٹملی کی ۳ ہزار قسمیں جمع کرائی ہیں۔

گورنمنٹ نے فوجی صیغہ کے دفاتر اضلاع فوجی اور سٹیشن سٹاف کو منجملہ ۳۰ مزید سٹاف کلرکوں کا بھرتی کیا جانا منظور کیا ہے۔

سنا جاتا ہے کہ آئندہ موسم بہار میں شاہ مظفر الدین کجکلاہ ایران آسٹریا و ہنگری کی سیاحت کرینگے۔ شاہی محل کے وسط میں فی الحال ایک عظیم الشان جوبلی تعمیر ہو رہی ہے جہاں شاہ اپنے سفر یورپ کے تحفہ جات نمائش کیلئے رکھینگے۔ اور نیز یورپ کی صنعت و حرفت کے اعلیٰ اور نادر نمونے جن پر شاہ موصوف نے زر خطیر صرف کیا ہے رکھی جاینگی۔

مدراس کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں ملکہ کی یادگار کے لئے جو چندہ جمع ہوگا وہ کل حضور وایسرائے کی مجوزہ یادگار ملکہ کے استعمال کے لئے کلکتہ بھیجینگے۔

لارڈ پادری بشپ ویلڈن صاحب آئندہ ۸ مارچ کو ولایت روانہ ہونگے۔

جرمن کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمنی لشکر کے جدید طرز کی عمدہ اور جلد چلنے والی توپیں بنگئی ہیں۔

وزیر وہ کی بغاوت بہت زور پر پہنچگئی ہے اور گورنمنٹ کی جانب سے بہت سے افسر اور ملکی بھیجے گئے ہیں۔

پرتگال گورنمنٹ نے لارینزو مارکوس پر بور کا نسل مسٹر پاٹ کو واپس آنے کی اجازت دینے کے باعث پرتگال اور ہالینڈ کی گورنمنٹ کے تنازع رفع ہو گیا ہے۔

گذشتہ سہ شنبہ کی صبح کو احمد نگر میں ایک بھاری آتشزدگی ہوئی جس سے چھ سات عالیشان عمارتیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ سنا جاتا ہے کہ کل نقصان ایک لاکھ سے زیادہ ہوا ہے۔

تازہ خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ محسود وزیروں نے برٹش اطاعت قبول کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور ضروری جرمانہ ادا کرنے کے لئے ان لوگوں نے آپس میں چندہ کر کے قریب تین ہزار روپیہ فراہم کر لیا ہے۔

اضلاع دھارواڑ کے پولیس مقامی تھانوں کی کل فہرست بمبئی کے گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی گئی ہے۔

احمد آباد میں جو تار وسنج کی خبر موصول ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ مہاراجہ ایدر کے معالجہ کے لئے بمبئی والے سر بھالچندر کرشنا ڈاکٹر روانہ ہوئے ہیں مگر گذشتہ چہار شنبہ کو مہاراج نے قضا کی۔

گورنمنٹ بمبئی کے واضعان قوانین کا ایک جلسہ ۸ مارچ کو منعقد ہوگا۔

بمبئی بینک نے پرسوں سے گورنمنٹ کا پرونوٹ فیصدی سود مقرر کیا۔

مہم زاموہین کے متعلق ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جانب سے خبریں موصول ہو رہی ہیں اور سنا جاتا ہے کہ اس فوج اور کے سر کرنے کے لئے عنقریب ایک برٹش فوج روانہ کیجائیگی۔ اس مہم میں ۲ توپیں ڈیرہ اسمٰعیل خان سے اور مقام زہم میں سے دو پیدل پلٹنیں روانہ ہونگی۔ محلہ محسودوں کی جنگ کے وقت سے کچھ اوسی قسم کا ہنگامہ برپا ہے مقام تنبو کے جنوب میں واقع ہے۔

مسٹر سیمون نامی ایک صاحب بہادر اٹاسی کے قریب ۲ کوس کے فاصلہ پر ہرن کا شکار کر رہے تھے مگر بجائے ہرن کے ایک دیسی شکار ہو گیا جو گولی لگتے ہی ۲ گھنٹہ کے اندر مر گیا۔

جبلپور پر میل ٹرین کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کرنے میں جو دو شخص مشتبہ گرفتار کئے گئے انکی تحقیقات کرنے کے لئے جی آئی پی ریلوے پولیس کے افسر جارج رینس مقرر کئے گئے ہیں۔

شاہ سویڈن و ناروے نے عنان حکومت بوجہ علالت ولیعہد کے ہاتھ میں دیدی تھی ۲۰ جنوری سے پھر اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

فرانس کے پایہ تخت پیرس میں کسی جا کے قریب ایک بڑھی عورت ہمیشہ بھیک مانگا کرتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جسوقت وہ مری ہے اوسوقت اوس کی جھونپڑی صاف کیگئی تو لوگوں کو اس امر کے دیکھنے سے نہایت تعجب اور حیرت ہوئی کہ اوس کے پاس کئی ہزار کے بانڈ۔ اور کئی ہزار سونے کے سکے جنکے کل سوا لاکھ روپیہ برآمد ہوا۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۷ فروری	۱۳۹	۱۱۷	۳۱۱
۱۸ ″	۱۴۴	۱۳۴	۲۸۳
۱۹ ″	۱۶۶	۱۲۷	۲۶۵
۲۰ ″	۱۳۴	۱۸	۳۱۱
۲۱ ″	۱۳۴	۱۴۲	۳۴۶
۲۲ ″	۱۵۰	۱۴۴	۳۲۲
۲۳ ″	۱۶۴	۱۵۲	۲۲۶

مطبع حیدری واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک اوڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا